3633- ٹیلی ویژن دیکھنے کا حکم

سوال

کیا شریعت اسلامیہ میں ٹیلی ویژن دیکھنا مباح ہے ؟
اوراگر مباح ہے توکیا اس کے لیے کوئی شروط ہیں ؟

پسندیدہ جواب

فلم بینی میں بہت سی شرعی ممانعت پائی جاتی ہیں، جس میں بے پردگی، اور موسیقی کا سننا، اورفاسد وغلط قسم کے اعتقادات، اورکفار سے مشابہت کی دعوت وغیرہ اشیاء شامل ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی نے ہمیں نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

.{مسلمان مردوں سے کہوکہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اوراپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں، یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے، لوگ جوکچھ کریں اللہ تعالی سب سے خبردار ہے}.

.{اورمسلمان عورتوں سے بھی کہہ دیں کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں، اوراپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں، اوراپنی زینت کوظاہر نہ کریں}.النور(30-31).

جب شرمگاہ کی حفاظت میں اصل چیز نظریں نیچی رکھنا تھا تواللہ سبحانہ وتعالی نے سب سے پہلے اسی کوذکرکیا، اوراللہ سبحانہ وتعالی نے آنکھ کودل کا آئنہ قراردیا، توجب بندہ اپنی نگاہیں جھکاتا اورنیچی رکھتا ہے تودل بھی اپنی شہوت وارادہ کو نیچا رکھتا اوردبادیتا ہے، اورجب بندہ اپنی نظرکواوپر کرکے اردگردحرام اشیاء دیکھتا ہے، تودل بھی شہوت کوکنٹرول نہیں کرتا بلکہ اسے کھلاچھوڑدیتا ہے.

صحیح مسلم میں فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا قصہ منقول ہے کہ :

فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدالاضحی کے دن مزدلفہ سے منی جاتے ہوئے اونٹنی پر آپ کے پیچھے سوار تھے، توقریب سے سوار عورتیں گزریں توفضل انکی جانب دیکھنے لگے، تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا سر دوسری جانب پھیر دیا"

صحیح مسلم حدیث نمبر(1218).

اوریہ بالفعل ایسا کرنے سے منع کرنا، اوراس پرانکار ہے، اوراگرجائزہوتا تونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ایسا کرنے دیتے.

اورصحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

"اللہ تعالی نے ابن آدم کا زنا میں سے حصہ لکھ دیا ہے، جسے وہ لامحالہ پائیگا، آنکھ زنا کرتی ہے، اوراسکا زنا دیکھنا ہے، اورزبان زنا کرتی ہے اسکا زنا کلام کرنا ہے، اورپاؤں زنا کرتے ہیں اسکا زنا چلنا ہے، اورہاتھ زنا کرتا ہے اسکا زنا پکڑنا ہے، اوردل خواہش کرتا اورچاہتا ہے، اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر(6343).

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آنکھ کے زنا سے ابتدا کی کیونکہ ہاتھ پاؤں، اور دل اور شرمگاہ کے زنا کی اصل اور جڑ یہی آنکھ ہے، اور زبان کے زنا کو کلام سے تنبیہ کرتے ہوئے بتایا کہ منہ کا زنا بات چیت ہے، اور اگر ایسا فعل ہو جائے ت واسے شرمگاہ کی تصدیق قرار دیا اور اگر وہ فعل پورا نہ ہو تو اسے شرمگاہ کی تکذیب قرار دیا.

اور یہ حدیث اس بات کی واضح ترین دلیل ہے کہ آنکھ دیکھ کرنا فرمانی کرتی ہے، اور یہ دیکھنا ہی اسکا زنا ہے، تو اس طرح اس حدیث میں مطلقا نظر اور دیکھنے کو مباح کہنے والوں کا رد پایا جاتا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ثابت ہے :

آپ نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا : اے علی تم ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ دوڑاؤ، آپ کے لیے پہلی تو ہے، لیکن دوسری نہیں "

اور یہ نظر ایسی خطرناک چیز ہے، اور وہی عمل کرتی ہے جو ایک تیر کسی شکار کے جسم میں جا کر کرتا ہے، اگر اسے قتل نہ کرے تو اسے زخمی ضرور کر دے گا، اور یہ آگ کی چنگاری کی طرح ہے جو خشک گھاس میں گرنے کے بعد اگر ساری گھاس نہ جلائے تو اسکا کچھ حصہ تو ضرور جلا کر راکھ کر دیگی.

اللہ تعالی درج ذیل اشعار کہنے والے پر رحم کرے :

ہر حادثے کی ابتداء نظر ہے اور زیادہ آگ چھوٹی سے چنگاری سے لگتی ہے.

کتنی ہی نظریں ایسی ہیں جو دل میں بغیر کمان اور تندی کے ہی تیر جیسا زخم کرتی ہیں.

اور جب مرد آنکھوں والا ہو کر کسی دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتا ہے تو وہ خطرہ سے دوچار ہے.

اسے وہ بات اچھی لگتی ہے جس نے اس کے آرام میں نقصان پہنچایا ہے ایسی خوشی کوئی اچھی نہیں جو بالآخر نقصان دے.

اسی لیے شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اس طرح کے سوال کے جواب میں کہا ہے :

اور ٹیلی ویژن ایک بہت ہی زیادہ خطرناک آلہ ہے، جس کے نقصانات بہت زیادہ ہیں، یہ سینما کی طرح ہے، یا اس سے بھی زیادہ شدید نقصاندہ ہے، اس کے متعلق لکھے گئے کتابچوں، اور عرب ممالک اور غیر عرب ممالک میں اس کے بارہ میں جاننے والوں کی کلام سے ہمیں یہ علم ہوا ہے کہ یہ بہت زیادہ نقصاندہ ہے، اور مسلمان کے عقیدہ اور اخلاقیات پر بہت برا اثر پڑتا ہے، اور معاشرہ کے لیے نقصاندہ ہے، کیونکہ اس میں گرے ہوئے اخلاق پر مشتمل ڈرامے پیش کیے جاتے ہیں، اور بے پردہ عورتوں کی تصاویر اور گندی تصاویر اور تقریبا ننگی اور بے لباس عورتوں کو پیش کیا جاتا ہے، اور اس میں کفریہ مقالات اور غلط قسم کی تقاریر پیش کی جاتی ہیں، اور کفار کے اخلاق و عادات اور لباس میں انکی مشابہت کی ترغیب دلائی جاتی ہے، اور کفار کے سرداروں اور زعماء کی تعظیم اور مسلمانوں کے اخلاق کو ترک کرنے، اور مسلمان علماء کرام اور قائدین اسلام کی تحقیر ہوتی ہے، اور انہیں نفرت دلانے والی صورت میں پیش کیا جاتا ہے، جو ان کے ساتھ حقارت آمیز رویہ رکھنے کا تقاضہ کرتی ہیں، اور انکی سیرت سے اعراض کا سبق دیا جاتا ہے، اور مکر و فریب اور چالبازیوں کے طریقہ سکھائے جاتے ہیں، اور حیلہ سازی، و مال چھیننے اور چوری لوگوں سے دشمنی کی صورتیں اور طریقہ بتائے جاتے ہیں.

بلاشک و شبہ جو چیز اس طرح کی ہو، اور اس کے نتیجہ میں کئی ایک خرابیاں پیدا ہوتی ہوں، اس سے منع کرنا اور اجتناب کرنا واجب و ضروری ہے، اور اس کی طرف لے جانے والے ذرائع کو بھی بند کرنا چاہیے، تو اگر دینی شغف رکھنے والے بھائی اس چیز سے روکیں اور بچنے کا کہیں تو ان پر کوئی ملامت نہیں، کیونکہ یہ اللہ اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کی نصیحت ہے.

اورجو شخص یہ گمان کرے کہ یہ آلہ ان برائیوں سے پاک ہے، اوراس میں صرف عمومی مصلحت کی اشیاء ہی ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہیں، جب اس کی نگرانی کی جائے، تواس کی یہ بات بہت ہی غلط ہے، کیونکہ نگران غفلت کا شکار ہوسکتا ہے، اوراب تولوگوں پر باہر کی تقلید اپنانے کا زیادہ رجحان ہے، اورجو کچھ اس میں کیا جائے اس کی عادات اپنانے کی کوشش کرتے ہیں.

اوراس لیے بھی کہ بہت کم ایسی نگرانی ملے گی جو وہی کچھ کرے جو اس کے ذمہ لگایا جائے، اورخاص کراس دور میں جس میں اکثر لوگ لہوولعب اور باطل، اورہدایت سے روکنے کی طرف مائل ہیں، اورواقعات اس کے شاہد ہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر قسم کی برائی سے محفوظ رکھے، یقینا وہ بڑا سخی وکرم والا ہے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز(227/3).

واللہ اعلم.